احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 8- اکتوبر 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 8 اکتوبر 1998ء 16 جمادی الثانی 1419 ہجری - 8 اخاء 1377 ھش جلد 48-83 نمبر 223

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ کی پہچان

حضرت نواس رضی اللہ عنہ بن سمعان بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے اور وہ تیری اس کمزوری سے واقف ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب تفسیر البر)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو؟ کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہ آتش فشاں سے پتھر برستے ہیں؟ یا بجلی پڑتی ہے۔ یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے؟ یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسل انسان کو معدوم کر رہی ہے؟ پھر اگر تمہیں خدا پر ایسا ہی یقین ہے۔ جیسا کہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اس کے مقابل پر تم نافرمانی کر کے سزا کی راہ اختیار کر سکو یا صدق و وفا کا اس سے تعلق توڑ سکو۔

اے وے لوگو! جو نیکی اور راست بازی کے لئے بلائے گئے ہو۔ تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہو گی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے۔ جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے۔ یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں۔ کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے جو اٹھانا چاہئے۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہئے۔ خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے؟ اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے؟ اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ فلاں بن* میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے اس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بن کی طرف اٹھ سکتا ہے؟ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے؟ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 67-66)

* بن (جنگل)

انسان کو چاہئے کہ اگر توبہ کرے تو خالص توبہ کرے۔ توبہ اصل میں رجوع کو کہتے ہیں صرف الفاظ ایک قسم کی عادت ہوتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پھرو بلکہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو جیسا کہ حق ہے رجوع کرنے کا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

گناہ اس فعل کا نام ہے جو صفات الٰہیہ کے منافی ہو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

گناہ یا عیب ہر اس فعل کا نام ہے جو صفات الٰہیہ کے منافی ہو۔ اور چونکہ انسان کو خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی طاقت دی گئی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لو۔ کہ خدا تعالیٰ اصل ہے اور انسان اس کی تصویر ہے۔ اس لئے تصویر کا حسن اسی میں ہے کہ وہ اصل کے مطابق ہو۔ اور اس کا عیب یہ ہے کہ وہ اصل کے خلاف ہو۔ پس انسان جو عمل بھی ایسا کرتا ہے جو اسے خدا تعالیٰ کی صفات کے موافق بناتا ہے وہ نیکی ہے اور جو عمل اسے خدا تعالیٰ کی صفات سے دور لے جاتا ہے وہ بدی ہے۔ گویا نیکی کی حقیقی تعریف (دین) نے یہ پیش کی ہے کہ نیکی اس عمل یا خیال کا نام ہے۔ جو خدا تعالیٰ سے جو ایک کامل اور بے عیب ذات ہے مشابہت پیدا کرتا ہو۔ اور بدی اس فعل یا خیال کا نام ہے جو اس کامل اور بے عیب ذات کی پسندیدگی یا فعل کے خلاف ہو۔

بے شک ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کو ہی نہیں مانتا۔ اس صورت میں ہمارا فرض ہو گا کہ ہم اس کو خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق دلائل دیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی ہستی ثابت کر دینے کے بعد اخلاق صحیحہ کی پہچان کا صحیح معیار یہی ہو گا۔ کہ جو کام الٰہی صفات کے مطابق ہو وہ اچھا ہے اور جو کام الٰہی صفات کے خلاف ہو وہ برا ہے۔ کیونکہ وہی ایک ایسی ہستی ہے جو ہر عیب سے پاک ہے اور ہر قسم کی اعلیٰ صفات رکھنے والی ہے۔ اس تعریف کی تعیین کے بعد ہمارے لئے اخلاق فاضلہ اور اخلاق سیئہ کی شناخت کچھ بھی مشکل نہیں رہتی کیونکہ جب ایک ماڈل مل جائے تو خیالی تصویر کی ضرورت نہیں رہتی۔ ہم اس بات کو روز روشن کی طرح ثابت کر سکتے ہیں کہ اپنے اندر ہر قسم کی اعلیٰ صفات رکھنے والی ایک ایسی ہستی موجود ہے جس کے نمونہ پر چل کر انسانی افعال درست ہو سکتے ہیں اور وہ ہستی اتنی حسین ہے کہ اس کی نقل کر کے انسانی افعال بھی حسین ہو سکتے ہیں۔ پس اگر خدا تعالیٰ کی کوئی ہستی ہے اور ضرور ہے اور وہ اپنے اندر تمام قسم کی صفات حسنہ رکھتی ہے۔ تو جو بھی اس ہستی کے افعال کی نقل کرے گا اپنے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

پس اخلاق فاضلہ وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کی صفات اور اس کے افعال کی نقل کر کے حاصل کئے جائیں اور اخلاق سیئہ وہ ہیں جو اسے خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے سے دور لے جائیں۔ کیونکہ اصل منبع اور مبدء خدا ہے اور انسان درحقیقت اس کی ایک تصویر ہے۔ پس جتنا زیادہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی صفات کی نقل کرے گا اتنا ہی زیادہ اس کے اندر اخلاق فاضلہ آتے چلے جائیں گے اور جتنا زیادہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی صفات سے دور رہے گا اتنا ہی زیادہ وہ اخلاق فاضلہ سے بھی دور ہوتا چلا جائے گا یہی حکمت ہے جس کی بنا پر (دین) نے صفات الٰہیہ پر خاص طور پر زور دیا ہے اور بار بار ان کا ذکر فرمایا ہے تاکہ اگر ایک طرف یہ صفات اس کے وجود کا ثبوت ہوں تو دوسری طرف انسان ان کا مظہر بن کر ایک خدا نما وجود بن جائے۔ جس کے اندر حسن ہی حسن ہو اور کوئی عیب اور نقص اس میں دکھائی نہ دے۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 15-14)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

مرتبہ: ابن کریم

ہمارا چاند قرآن ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاس

ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 265
نشر 12- اگست 98ء

عزت کی بنا تقویٰ ہے

سورۃ الحجرات آیت 12 کی روشنی میں فرمایا۔

معاشرتی پہلو سے ہمارے ہاں عادت ہے۔ فلاں میراثی ہے فلاں جولاہا ہے فلاں موچی ہے فلاں یہ ہے فلاں وہ ہے اور اس کے نتیجے میں خصوصیت کے ساتھ پنجاب کا معاشرہ بٹ چکا ہے۔ اور بٹا رہتا ہے۔ اور نہایت غلط تصورات بعض زمینداروں کے تکبر کے ان کے گرد راہ پا جاتے ہیں۔ جس کے بہت بد اثرات دوسرے معاملات پر بھی پڑتے ہیں........ معزز بننے کا شوق ہے تو اللہ کی نظر میں معزز بنو۔ اور اس کی نظر میں معزز وہی ہوگا جو سب سے زیادہ منکسر المزاج ہوگا۔ اور اللہ سے ڈرنے والا اور اس کی رضا کی خاطر بنی نوع انسان سے عاجزانہ سلوک کرنے والا ہوگا۔

☆......☆......☆......☆

ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 268
نشر 8- ستمبر 98ء

مشرقی وسطیٰ کا دستور

سورۃ ذاریات کی آیت نمبر 29 کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

جب کوئی شخص مہمان آتا تھا اور گھر سے کچھ کھاتا نہیں تھا تو اس کے متعلق خوف ہوا کرتا تھا کہ وہ کسی بری نیت سے آیا ہے۔ کیونکہ یہ مشرقی وسطیٰ کا رواج ہے کہ اگر کوئی کھالے تو اس سے پھر کوئی خوف نہیں۔ وہ جس کی میزبانی کو کچھ قبول کرلے اس سے اس کو کچھ خطرہ نہیں ہوتا تھا۔ اگر وہ کچھ نہ کھائے تو آزاد ہے جو چاہے اس سے کرے۔ اسی اصول پر سلطان صلاح الدین ایوبی نے ایک دفعہ اس شیطان جرنیل کو غالباً فلپ نام تھا اسکا۔ اس کو سخت پیاس کی حالت میں بھی پانی پینے نہیں دیا۔ اس نے پیالہ اٹھایا۔ تو صلاح الدین ایوبی نے تلوار سے (نیام میں جو بند تھی) اس کا ہاتھ جھٹک کر پیالہ گرادیا۔

جو مغربی تبصرہ نگار ہیں ان میں سے بعضوں نے لکھا کہ سلطان صلاح الدین ایوبی کے کردار پر سوائے اس کے کوئی داغ نہیں کہ اس نے یہ حرکت کی تھی۔ لیکن مغربی محققین میں سے ایک نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ تمہیں مشرق وسطیٰ کے دستور کا پتہ نہیں۔ کیونکہ وہ اس کو معاف نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کی گستاخی کی تھی۔ یہ پس منظر ہے اس کا۔

اپنے انتقام کی خاطر نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کی گستاخی کرنے کا عزم لے کر بڑھا تھا اس طرف۔ اس لئے ایک شخص ہے جسے سلطان صلاح الدین ایوبی نے کہا اسے معاف نہیں کروں گا۔

پس یہی طریق رائج ہے حضرت ابراہیم کے زمانے سے۔ یہ کوئی نیا طریق نہیں تھا۔ کہ جب بھی مشرق وسطیٰ کے رہنے والوں کے پاس کوئی مہمان آتا تھا۔ تو توقع رکھتے تھے کہ کچھ نہ کچھ گھونٹ پانی کا ہی پی لے۔ تاکہ اس کی طرف سے وہ امن میں آجائیں۔ تبھی حضرت ابراہیم نے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا ہرگز خوف نہ کر۔

تلاوت قرآن کریم کے مقاصد

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

قرآن کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔ یاد رکھو کہ قرآن شریف میں ایک عجیب وغریب اور سچا فلسفہ ہے۔ اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی۔ جب تک نظام اور ترتیب قرآن کو مد نظر نہ رکھا جاوے۔ اور اس پر پورا غور نہ کیا جائے۔ قرآن کریم کی تلاوت کے اغراض پورے نہ ہوں گے۔

(الحکم 31- مارچ 1901ء)

خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے۔

(الحکم 24- مارچ 1903ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل وجواہر

قادر خدا کی چہرہ نمائی کا ایک عجوبہ روزگار واقعہ

خدائے عزوجل کی قدرتیں غیر محدود ہیں اور اس کے عجائب کام ناپیدا کنار۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے داماد مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم کا ایک بیٹا انتقال کر گیا۔ حضرت مسیح موعود نے تعزیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو نعم البدل دے گا۔ آپ نے عرض کیا کہ میرے گھر میں پہلے دو لڑکیاں ہوئیں پھر دو لڑکے پھر ایک لڑکی موجود ہے لہٰذا ان کے بعد اگر لڑکا ہوا تو نعم البدل ہوگا۔ حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ

"میاں ہمارے خدا میں یہ طاقت ہے کہ آئندہ لڑکیوں کا سلسلہ ہی منقطع کر دے"

چنانچہ اس کے بعد سات بچے ہوئے جو سب کے سب لڑکے ہی تھے لڑکی کوئی نہیں ہوئی۔

(رجسٹر روایات جلد 7 صفحہ 448)

ایران اور قادیان کے روحانی رابطہ کے لئے خدائے ذوالعجائب کا عجیب نظام

ایک ایرانی خدا رسیدہ بزرگ پر الہاماً انکشاف ہوا کہ "مقصودِ تو از قادیان حاصل مشیود

"یعنی تمہارا مقصد قادیان سے حاصل ہوگا۔

یہ بزرگ اپنے گوہر مقصود کی تلاش میں پشاور سے ہوتے ہوئے قادیان تشریف لائے۔ اس روز حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب شرقپوری بھی قادیان میں موجود تھے آپ نے ایک دفعہ اپنے بیٹے مولوی عبدالعزیز صاحب کو بتایا کہ وہ صاحب بڑے بازار میں بزبان فارسی پوچھ رہے تھے "مرزا صاحب کجاست" "مسیح موعود کجاست" مگر لوگ ان کی زبان سمجھنے سے قاصر تھے اور کوئی جواب نہیں دے سکتے تھے۔

ادھر تصرف الٰہی یہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود سیر کے لئے الدار سے باہر تشریف لائے اور احباب منتظرین بھی آپ کے ساتھ چل دئے کہ اچانک حضرت صاحب کو الہام ہوا

کہ آپ کی تلاش میں ایک شخص بازار میں پھر رہا ہے

جس پر آپ مع رفقاء جن میں حضرت مولانا نورالدین صاحب بھی تھے' بڑے بازار میں چوک کے پاس پہنچے تو وہ ایرانی بزرگ ملے اور حضور کے گلے سے چمٹ گئے اور زار و قطار رونے لگے۔ حضور بھی چشم پر آب ہو گئے اور جملہ حاضرین کی چیخیں نکل گئیں بعد ازاں اس بزرگ نے اپنی آمد کا سب ماجرا بیان کیا

جس سے سننے والوں کے ایمان میں زبردست اضافہ ہوا۔

(رجسٹر روایات جلد 4 صفحہ 17-18)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پہلی زیارت جو مجسم نشان بن گئی

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب ساکن بھینی شرقپور (دادا مولوی محمد احمد صاحب ثاقب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ) ضلع شیخوپورہ کے نامور اہلحدیث عالم تھے اور عربی اور فارسی علوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود سے مناظرہ کی غرض سے جولائی 1902ء میں قادیان پہنچے ان دنوں مشہور تھا کہ مرزا صاحب نے چند ایجنٹ رکھے ہوئے ہیں جو آنے والے مہمانوں سے پہلے ہی سب کچھ پوچھ لیتے ہیں اور اس مہمان کی ملاقات سے قبل ہی مرزا صاحب کو پراسرار طریق پر خبر کر دیتے ہیں۔ یہ خیال آپ کے دماغ پر بھی مسلط تھا اس لئے آپ یہ فیصلہ کر کے سیدھے بیت مبارک میں پہنچ گئے کہ کسی کو کچھ نہیں بتائیں گے۔ اب خدائی قدرت دیکھئے۔ نماز باجماعت کے بعد جب حضرت اقدس شہ نشین پر رونق افروز ہوئے تو آپ نے چپکے سے السلام علیکم کہنے کے بعد حضرت صاحب کے پاؤں دابنے شروع کر دئے جس پر حضور نے فرمایا

دیکھو خدا کے ماموروں کا امتحان کرنا اچھا نہیں ہوتا۔

یہ عظیم الشان نشان دیکھنے کے بعد آپ نے بیعت کر لی۔ واپس وطن آئے تو آپ کے ارادت مندوں نے آپ کے قتل کے منصوبے بنائے مگر آپ ثبات و استقلال سے دیوانہ وار دعوت الی اللہ میں مصروف رہے اور آپ کے ذریعہ قریباً تین سو سے زائد نفوس حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔

(رجسٹر روایات جلد 4 صفحہ 7 تا صفحہ 17- (بیعت) الحکم 31- جولائی 1902ء صفحہ 12)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم نذیر احمد صاحب خادم

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔عورتوں کیلئے رحمت

رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت سے قبل تہذیب و تمدن اور تمام اعلیٰ اخلاقی قدریں پامال ہو چکی تھیں۔ بالخصوص عورتوں کے ساتھ جو ذلت آمیز سلوک روا رکھا جاتا تھا اس کی تفصیل پڑھ کر انسان کے وجود پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے ماں' بہن' بیوی' بیٹی اور بہو کسی بھی حیثیت سے عورت کا نہ کوئی احترام تھا اور نہ ہی معاشرہ میں کوئی مقام' اس کے کسی قسم کے کوئی حقوق نہ تھے۔ ترکہ اور جائیداد میں اسے کوئی حصہ نہ ملتا تھا بلکہ وہ خود مال متروکہ قرار پا کر ترکہ میں بانٹی جاتی تھی۔ میلوں اور منڈیوں میں اسے جانوروں کی طرح فروخت اور نیلام کیا جاتا تھا۔ بالآخر رحمت عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہونے والی آخری اور کامل شریعت (قرآن مجید) حضور سرور کائنات کی تعلیم اور حضور اکرم ؐ کے اسوہ حسنہ نے اس حد درجہ توہین و تذلیل اور ظلم وسفاکی کی کالی رات سے طبقہ نسواں کو نجات عطا فرمائی اور معاشرہ میں اسے عزت و وقار کا اعلیٰ مقام عطا فرمایا اس کے حقوق قائم کئے۔ اسے سوسائٹی کا ایک فعال اور موثر حصہ بنا کر سرفرازی و سربلندی عطا فرمائی۔

حجۃ الوداع کے آخری خطبہ میں بھی حضور ؐ نے عورتوں سے حسن سلوک کرنے کی تاکید فرمائی اور فرمایا واستوصوا بالنساء خیرا میں تمہیں عورتوں سے حسن سلوک کی تاکید کرتا ہوں۔"

اجر میں برابری

قرآن کریم انسانی اعمال اور ان پر مرتب ہونے والے اجر وثواب کے لحاظ سے مرد و عورت میں کوئی تفریق نہیں کرتا۔ صالح اعمال مرد بجالائے یا عورت دونوں کو اس کا اجر وثواب عطا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نیک اعمال بجالانے والے مرد کو اپنی رضا اور محبت عطا فرماتا ہے تو نیک اعمال بجالانے والی عورت کو بھی اپنی خوشنودی اور محبت سے نوازتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔

"میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کروں گا۔" (آل عمران:196)

پھر میاں بیوی کے حقوق کے تعلق میں فرماتا ہے۔

"اور جس طرح ان عورتوں پر کچھ ذمہ داریاں ہیں (ویسے ہی) مطابق دستور انہیں بھی حقوق حاصل ہیں۔" (البقرہ:229)

اسی طرح نکاح کے ساتھ عورتوں کو حق مہرادا کرنے کا خاوندوں کا حکم دیا اور ترکہ میں ان کا ورثہ مقرر فرمایا۔ عورت کو طلاق دینے سے حتی الوسع اجتناب کرنے کی تاکید فرمائی اور انتہائی ناگزیر حالات میں بھی طلاق کو "ابغض الحلال" یعنی جائز کاموں میں سے بہت ہی ناپسندیدہ کام قرار دیا اور پھر عورت کو طلاق دیتے وقت اسے دیا ہوا مال اس سے واپس لینے کی بھی ممانعت فرما دی۔

حضور خیر البشر' خیر الرسل ﷺ فرماتے ہیں:۔

"اے اللہ! میں تمام لوگوں کو ان دو کمزور ہستیوں کی حق تلفی کے گناہ سے ڈراتا ہوں (1) یتیم بچے اور (2) عورتیں (نسائی)

بیواؤں سے حسن سلوک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا کہ:۔

بیواؤں اور مسکینوں کی خبر گیری کرنے والا اس شخص کا درجہ رکھتا ہے جو خدا کے رستہ میں جہاد کرتا ہے حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں اس وقت میرے خیال میں حضور ؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ایسا شخص اس تہجد گزار کی مانند ہے جو کبھی تھکتا نہیں اور اس روزہ دار کی مانند ہے جو کبھی ناغہ نہیں کرتا۔ (بخاری)

پڑوسن سے حسن سلوک

الادب المفرد میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ خیر المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ

اے مسلمان عورتو! اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو تحفہ دینے یا لینے میں کسی چیز کو حقیر نہ گردانے خواہ بکری کا پایہ ہی ہو۔"

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ کسی لڑائی میں ایک عورت مقتول پائی گئی۔ حضور اکرم ؐ نے اس بات کو بہت ناپسند فرمایا اور جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا (بخاری)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رحمت عالم ﷺ نے انصار کے بچوں اور عورتوں کو ایک شادی سے اکٹھے آتے دیکھا۔ حضور انہیں دیکھ کر سروقد کھڑے ہو گئے اور ان سے تین دفعہ فرمایا کہ تم لوگ مجھے نہایت درجہ عزیز ہو۔" (بخاری)

حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ انسانیت کے محسن اعظم حضور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجاہدین کی بیویوں کی عزت وحرمت پیچھے رہنے والوں پر ان کی اپنی ماؤں کی عزت وحرمت کی طرح واجب ہے۔" (مسلم)

عورتوں کی تکریم اور عزت کے قیام کے بارہ میں حضور اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ' ام المومنین حضرت عائشہؓ کا نمونہ ملاحظہ فرمائیے جو رسول پاک ﷺ کی پاک صحبت اور تربیت ہی کا پاک ثمر اور نتیجہ تھا۔ حضرت کثیرؓ بن عبید سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خاندان میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو آپ یہ نہ دریافت فرماتی تھیں کہ لڑکا ہے یا لڑکی بلکہ آپ صرف یہ پوچھا کرتی تھیں کہ کیا بچہ صحیح وسالم اور تندرست پیدا ہوا ہے؟ جب یہ بتایا جاتا کہ ہاں بچہ تندرست اور صحیح وسالم پیدا ہوا ہے تو (قطع نظر اس کے کہ وہ لڑکی ہے یا لڑکا) آپ فرماتیں۔ الحمد للہ

حضور ﷺ سے براہ راست تربیت پانے والی عظیم ہستی ام المومنین حضرت عائشہؓ کا نمونہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ ہمیں اپنے گھروں میں لڑکوں اور لڑکیوں سے مساوی سلوک کرنا چاہئے۔ کھانے پینے میں' تعلیم میں' لباس میں عزت وتکریم میں بیٹے کو بیٹی پر ترجیح نہ دینی چاہئے اور اپنی بیویوں سے بالخصوص حسن سلوک کرکے اپنے گھروں کو جنت بنائیے اور عوتوں کے ہر طبقہ کی وہ عزت اور تکریم قائم کیجئے جو ہمارے آقا اور ھادی آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ سے ثابت ہے جو سب کے لئے تاقیامت رحمت بن کر آیا۔

ماں سے حسن سلوک

حضور اکرم ؐ کے صحابی حضرت مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:۔

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ماؤں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید فرماتا ہے۔ پھر دوبارہ سن لو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ماؤں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید فرماتا ہے۔ اور اس کے بعد وہ تمہیں اپنے باپوں کے ساتھ اچھے سلوک کا حکم دیتا ہے اور پھر درجہ بدرجہ ہر رشتہ دار سے حسن سلوک کی وصیت فرماتا ہے۔" (الادب المفرد)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور ؐ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ؐ' میرے حسن معاملہ اور نیک سلوک کا سب سے زیادہ کون مستحق ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "تمہاری ماں" اس نے پوچھا پھر اس کے بعد کون زیادہ حقدار ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا "تیری ماں" اس شخص نے تیسری مرتبہ پوچھا کہ پھر اس کے بعد کون مستحق ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے پھر یہی جواب دیا کہ "امک" یعنی تیری ماں' اس نے چوتھی بار پوچھا ثم من (پھر کون) فرمایا ابوک یعنی تیرا باپ۔" (بخاری کتاب الادب)

اسی طرح حضرت انسؓ سے مروی حدیث میں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ

"جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے" (کنزالعمال)

مسلم میں حضرت مغیرہؓ کی روایت کے مطابق آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ۔

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ تم ماؤں کی نافرمانی اور حق تلفی کرو"

اسی طرح حضرت ابوقتادہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں کئی دفعہ نماز باجماعت میں لمبی قرأت کا ارادہ کرتا ہوں مگر پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سن کر اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کہ تا لمبی قرأت سے بچے کی ماں کو تکلیف نہ ہو۔" (بخاری)

خالہ سے حسن سلوک

حضرت نبی پاک ؐ نے عورت کی کیسی عظمت اور عزت قائم فرمائی اس کا اندازہ اس سے کیجئے کہ حضرت براءؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ خالہ بھی گویا ماں کی طرح ہوتی ہے۔

بہن سے حسن سلوک

حضرت امام بخاریؒ نے الادب المفرد میں مندرجہ ذیل حدیث درج فرمائی ہے کہ حضرت کلیبؒ بن منفعہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے دادا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میں کس کس سے حسن سلوک کروں؟ حضور ؐ نے فرمایا کہ اپنی ماں سے' اپنے باپ سے' اپنی بہن سے' اپنے بھائی سے اور اپنے آزاد کردہ غلام سے جو اس کا حقدار ہے۔ یہ لازمی حق ہے اور یہ سب رشتہ داریاں صلہ رحمی کی مستحق ہیں۔"

بیٹیوں سے حسن سلوک

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس مومن کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے حسن سلوک کرے تو وہ خدا کے فضل سے ضرور جنت میں جائے گا۔" (الادب المفرد)

اسی طرح حضرت عقبہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا' آپ ؐ نے فرمایا کہ جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے وجود پر گھبراہٹ کا اظہار نہ کرے اور ان کی اچھی تربیت کرے اور اپنی طاقت کے مطابق انہیں اچھا لباس پہنائے تو وہ اسے جہنم کی آگ سے بچانے کا ذریعہ ہوں گی۔" (الادب المفرد)

حضور ﷺ کا اپنی لخت جگر حضرت فاطمہؓ سے جو شفقت کا غیر معمولی سلوک تھا اس کے بارے میں بخاری شریف میں ہے۔ حضرت مسورؓ یہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:۔

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور طبعاً مجھے یہ بات دکھ دیتی ہے کہ کوئی اسے رنج پہنچائے۔"

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت فاطمہؓ سے بڑھ کر کسی کو آنحضرت ﷺ کے زیادہ مشابہ نہیں پایا۔ بات کرنے کے انداز میں روایت بیان کرنے کے طریق میں اور (اٹھنے) بیٹھنے میں۔ آنحضرت ﷺ جب دیکھتے کہ حضرت فاطمہؓ آ رہی ہیں تو انہیں مرحبا (خوش آمدید) کہتے۔ اٹھ کر ملتے۔ پیار کرتے اور ہاتھ تھامے ہوئے اپنے ساتھ لے کر آتے یہاں تک کہ اپنی جگہ پر لا کر بٹھاتے۔ اور حضرت فاطمہؓ کا یہ طریق تھا کہ جب حضور ﷺ ان کے ہاں جاتے تو وہ مرحبا (خوش آمدید) کہتیں اور اٹھ کر آگے بڑھتیں اور پیار کرتیں..... (الادب المفرد)

(مسلسل صفحہ 4 پر۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نواسیوں سے شفقت

حضرت ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ بعض دفعہ نماز پڑھتے وقت اپنی صاحبزادی حضرت زینبؓ کی بچی امامہؓ کو گود میں اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ بچی ابو العاص بن الربیع کی بیٹی تھی۔ جب حضورؐ سجدہ میں جاتے تو بچی کو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔
(بخاری)

بیویوں سے حسن سلوک

مسلم کتاب النکاح میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ۔

"مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہئے اس کی ایک بات اسے ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ بھی ہو سکتی ہے۔" (مراد یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور اچھی صفات کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی ناپسندیدہ اور ناگوار باتوں سے درگزر کرو۔)

بیویوں سے حسن سلوک اور ان کی خبر گیری کے تعلق میں ہمارے احباب اس حدیث کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

حضرت معاویہ بن حیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔
جو تو کھاتا ہے اُس کو بھی کھلا
جو تو پہنتا ہے اُس کو بھی پہنا
(اس کی کسی غلطی پر اس کی اصلاح کی خاطر) اگر تجھے اس سے الگ رہنا پڑے تو گھر ہی میں اسے الگ کر (اسے گھر سے نکال مت) بیویوں کی اچھی دلچسپیوں کی بھی حضورؐ حوصلہ افزائی فرماتے اور خوب دلجوئی کرتے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے گھر میں بھی (اپنی خورد سالی کی وجہ سے) گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری کچھ سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب آنحضرت ﷺ اندرون خانہ تشریف لاتے تو یہ لڑکیاں ادھر ادھر چھپ جاتیں لیکن حضور ﷺ میری دلداری کی خاطر انہیں پھر میرے پاس بھجوا دیتے اور وہ میرے ساتھ پھر کھیلنا شروع کر دیتیں۔ (الادب المفرد)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب کبھی آنحضور ﷺ کے پاس کوئی تحفہ آتا تو آپؐ فرماتے کہ یہ تحفہ فلاں خاتون کو پہنچا دو کیونکہ وہ میری مرحومہ بیوی خدیجہؓ کی سہیلی تھی یا فرماتے کہ یہ چیز فلاں عورت کے ہاں لے جاؤ کیونکہ وہ خدیجہؓ سے محبت رکھتی تھی۔ (الادب المفرد)

اس حدیث پر غور کیجئے کہ بیوی کی وفات کے بعد بھی اس کی وفاداری اور بیوی کی سہیلیوں اور متعلقین کی دلداری کا کیسا عمدہ اور اعلیٰ نمونہ ہمارے پیارے اور خدا کے محبوب رسول ﷺ نے قائم فرمایا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود نے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ۔

آں ترحما کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

فرمایا کہ "تم میں سے سب سے اچھا وہ شخص ہے جو اپنی بیویوں سے حسن سلوک میں سب سے اچھا ہے اور میں اپنی بیوی بچوں سے نیک سلوک کرنے میں تم سب سے اچھا ہوں۔" (ابو داؤد)

قارئین کرام اس مختصر سے مضمون میں حضور رسول کریم ﷺ کی مبارک تعلیم اور اسوہ حسنہ سے کچھ واقعات پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان کی روشنی میں اپنے اپنے کردار اور عمل کا جائزہ لیں اور جہاں جہاں دیکھیں کہ ماؤں' بہنوں' بیٹیوں' بہوؤں' بیواؤں اور بیویوں کے بارے میں ہم اپنے محبوب آقا ﷺ کے پاک نمونہ سے انحراف کر رہے ہیں وہاں اپنی اصلاح کر لیں اور اپنے عمل کو خدا کے پیارے رسول کے عمل کے مطابق بنا لیں تاکہ آپ ﷺ کی اطاعت واتباع کے ساتھ جو بے حد و حساب برکتیں وابستہ ہیں ہم ان سے مالا مال ہوں اور خاص طور پر خدا کی محبت کی دولت کو پالیں جو صرف اتباع رسول کریمؐ ہی سے ملتی ہے اور تا ہمارے گھر جنتی گھر بن جائیں۔ آمین

آخر پر شاید بے محل نہ ہو گا کہ حضرت مسیح موعود کی صاحبزادی سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے منظوم کلام پر اس مضمون کا اختتام کیا جائے جس میں رحمت دو عالم ﷺ سے پہلے عورتوں کی ذلت و خواری کا جامع نقشہ کھینچا گیا ہے اور پھر عورتوں کو اس قعر مذلت سے نکالنے کے لئے آنحضور ﷺ کے احسانات کا بہت حسین و جمیل انداز میں ذکر کیا گیا ہے جس سے یقیناً پڑھنے والوں اور پڑھنے والیوں کے دلوں میں اپنے پیارے رسولؐ کی محبت کی لہریں موجزن ہوں گی اور زبانوں پر درود و سلام جاری ہو گا۔ حضرت سیدہ ممدوحہ فرماتی ہیں:-

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی
جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خوں جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی یوں ماں تیری گھبراتی تھی
یہ خون جگر سے پالنے والے تیرا خون بہاتے تھے
جو نفرت تیری ذات سے تھی فطرت پر غالب آتی تھی
کیا تیری قدر و قیمت تھی؟ کچھ سوچ! تری کیا عزت تھی
تھا موت سے بدتر وہ جینا قسمت سے اگر بچ جاتی تھی
عورت ہونا تھی سخت خطا تھے تجھ پر سارے جرم روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا تا مرگ سزائیں پاتی تھی
گویا تو کنکر پتھر تھی احساس نہ تھا جذبات نہ تھے
توہین وہ اپنی یاد تو کر ترکہ میں بانٹی جاتی تھی
وہ رحمت عالم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے
ان ظلموں سے چھڑواتا ہے
بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

صوبیدار عبدالمنان دہلوی صاحب

میرا باغیچہ

صبح کا سہانا وقت تھا ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ میرے باغیچے میں خوش رنگ پھلوں سے لدے ہوئے درخت جھوم رہے تھے اور صحن چمن میں کھلے ہوئے پھول عجب بہار دکھا رہے تھے کہ اتنے میں دروازہ کی گھنٹی بجی۔ میں چونک پڑا۔ یا اللہ صبح ہی صبح کون آیا ہے؟ دوڑ کر دروازہ پر گیا۔ دروازہ کھولنے پر کیا دیکھتا ہوں کہ باہر تین چار آدمی کھڑے ہیں۔ سلام دعا کے بعد جب میں نے ان سے آنے کا مقصد دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہم مالی ہیں' ہمیں حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ نے بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ تم لوگ صوبیدار عبدالمنان کے گھر جا کر ان کا صحن اور باغیچہ دیکھ کر آؤ! میں بھی اپنا صحن اور باغیچہ ویسا ہی دیکھنا چاہتی ہوں۔ "اللہ اللہ چشم ما روشن دل ماشاد"

میں نے اسی وقت گھر میں پردہ کروا کے ان صاحبان کو اندر بلا لیا پھر باغیچہ میں لگے ہوئے مختلف اقسام کے پھلدار درختوں' پھولوں کے پودوں اور باغیچہ کی صفائی کا منظر دکھایا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر باغ کو صاف ستھرا رکھا جائے تو اس کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے اور دیکھنے والوں کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے ورنہ تو جنگل ہی نظر آتا ہے اور اس کے اندر پاؤں رکھتے ہوئے بھی خوف آتا ہے کہ کہیں اس گھاس پھونس میں سانپ بچھو ہی نہ چھپے بیٹھے ہوں کہ پاؤں رکھتے ہی ڈس لیں۔

آمدم بر سر مطلب

میرے باغیچے میں اس وقت آم۔ جامن۔ لوکاٹ۔ پپیتے۔ میٹھے۔ لیموں۔ مسمی۔ کنو۔ مالٹے امرود۔ انار۔ فالسہ۔ انجیر۔ شریفہ اور سفید گچھوں والے شہتوت کے درختوں کے علاوہ گلاب (دس رنگ) موتیا۔ گیندا۔ رات کی رانی۔ سدا بہار۔ چنبیلی (زرد) بوگن ولاّ بیل موجود ہیں۔ ان کے پھول اپنے اپنے وقت پر بہار دیتے ہیں اور خوشبو میں مہکی ہوئی اوکسیجن مہیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو بھی عقل و شعور سے نوازا ہے۔ پھولوں کی کثرت دیکھ کر پرندے بھی کھنچے چلے آتے ہیں بلبل۔ کوئل۔ جدا جدا بولیاں بولنے والی خوبصورت چڑیاں ہر طرف اڑتی پھرتی ہیں۔

گیٹ کے ساتھ درخت پر (مکھیر) شہد کی بڑی مکھی کے شہد کا چھتہ' جس سے موسم سرما شروع ہونے پر ہر سال تین سے پانچ کلو تک خالص شہد ہمیں مل جاتا ہے۔ ان کے علاوہ شہد کی چھوٹی مکھی کے بھی کئی ایک چھتے لگے رہتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث چھوٹی مکھی کا شہد بہت پسند فرماتے تھے میں آپ کی خواہش اور پسند کے مطابق یہ شہد ان کی خدمت میں پیش کر دیا کرتا تھا۔ آپ شفقت فرماتے ہوئے قبول فرما لیتے تھے۔ اس طرح حضور اپنے اس خادم کے دل کو خوش کر دیا کرتے تھے

ربوہ میں میری رہائش اس وقت سے ہے جبکہ محاذ کشمیر سے فرقان بٹالین کو بذریعہ ریل گاڑی لا کر ربوہ اسٹیشن پر اتار دیا گیا تھا۔ میں بھی فرقان بٹالین میں نصرت کمپنی کا کمانڈر تھا اس وقت سے تا حال درویش ربوہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے اور یہ شرف بھی حاصل ہے کہ اس عاجز کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود کی خدمت میں ابتداءً عارضی طور پر اور بعد میں مستقل طور پر افسر حفاظت خاص کی ڈیوٹی پر مامور کیا گیا۔

میں نے دیکھا کہ نہ یہاں پانی نہ گھاس کی پتی۔ ہر طرف خاک اڑتی پھرتی ہے سامنے پہاڑی پر رات کو الو بولتا ہے۔ اس مقام (ربوہ) کی آبادی کے لئے حضرت مصلح الموعود نے بہت دعائیں کیں میں نے دیکھا کہ آپ کی دعاؤں اور آپ کے قدموں کی برکت کے نتیجہ میں پھل' پھول کھنچے چلے آتے ہیں۔ حضرت المصلح موعود کی رہائش کے لئے جو قطعہ زمین مخصوص ہوا اس کی غربی جانب حضور کی ہدایت پر بورنگ کی گئی جس کے نتیجے میں پانی کا ایک چشمہ سا ابل پڑا اور آپ کے اس شعر کی عملی تفسیر آنکھوں سے نظر آنے لگی کہ ۔

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب!
پاؤں کے نیچے سے مرے پانی بہا دیا

مذکورہ کشفی شعر کے مطابق پانی کا وہ کنواں دارالصدر محمود کے کھوکھے کے سامنے ہے جہاں سے پانی کا چشمہ ابل پڑا تھا (الحمد للہ)

راقم الحروف صوبیدار عبدالمنان نے بارگاہ ربّ العزّت میں درخواست کی کہ یا اللہ العالمین! حضرت المصلح الموعود کی دعاؤں کے نتیجہ میں ملک کے طول و عرض اور دنیا کے گوشہ گوشہ سے پھلوں' پھولوں کی ربوہ میں بارش شروع ہو گئی ہے۔ آپ کی وہ تمام دعائیں یقیناً قبول ہو گئی ہیں۔ مگر میرا اطمینان قلب تو تب ہو گا کہ یہ زمین جس میں خاک اڑتی پھرتی ہے اور شور ہے اگر یہ زمین پھلدار درخت لگانے پر پھل پھول دینے لگے تو پھر میں یقین کامل کے مقام پر پہنچ جاؤں گا۔ لہٰذا میں نے دعائیں کرتے ہوئے بکثرت پھلدار درخت اور پھولوں کے پودے اپنے ہاتھوں سے لگا دیئے۔

سو! الحمد للہ کہ اس خالق و مالک خدا نے اس عاجز اور گنہگار کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرما کر نہ صرف مجھے بلکہ اس مقام (ربوہ) میں آنے جانے والے ہر فرد بشر کو دکھا دیا کہ "یہ ہے ہمارا اللہ" اور واقعی حضور کی دعائیں اس رنگ میں بھی پوری ہو گئیں گویا حضرت مسیح موعود کا یہ حقیقت افروز ارشاد ایک بار پھر سچ ثابت ہو گیا کہ ۔

"قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے"
(درثمین)

(باقی کالم 2 کے نیچے)

بقیہ کالم 4

مختصر یہ کہ میں کیا اور کیا میری بساط۔ یہ تو حضرت مصلح موعود کی پر سوز دعاؤں اور بابرکت قدموں کا ثمرہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی دختر نیک اختر نے خادم کا باغیچہ پسند فرمایا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود بن عطاء

محترم سید امین احمد صاحب- درویش اور خادم خلق

"مرحوم" ایک دعائیہ لفظ ہے۔ اس سے بڑھ کر دعائیں اور نیک تمنائیں ان کے لئے زبان پر آتی ہیں لیکن انہیں "مرحوم" لکھتے ہوئے قلم لرزتا ہے۔ یہ چند سطریں ان سے وابستہ پرانی یادوں کے نام ہیں۔

سید امین تعلیم الاسلام کالج میں میرے کلاس فیلو تھے۔ ابا جان مرحوم (پروفیسر میاں عطاء الرحمان صاحب) کو ان کے والد بزرگوار حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سے گہری عقیدت تھی۔ بچوں سے ان کا ذکر خیر ہمیشہ "مستجاب الدعوات ولی اللہ" کے طور پر کرتے۔ حضرت میر صاحب کا مجموعہ کلام "بخار دل" اور دوسری تصانیف ان کی مختصر سی لائبریری کا حصہ تھیں۔ سید امین احمد بڑے ذہین و فہیم بلکہ عبقری یعنی "جینئس" طالب علم تھے۔ فزکس کے مضمون سے انہیں خاص دلچسپی تھی۔ ابا جان بھی حضرت میر صاحب کی اس یادگار سے بڑی شفقت اور محبت سے پیش آتے اور خاص توجہ دیتے۔ جب امین احمد حسب توقع بی ایس سی میں فزکس کے مضمون میں یونیورسٹی بھر میں اول رہے تو ان کے استاذ کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔

سید امین احمد حضرت میر درد کے خانوادے کے چشم و چراغ تھے روحانیت، تصوف، شاعری اور ادبیت اس خاندان کا طرہ امتیاز ہیں حضرت میر محمد اسماعیل صاحب، ایک بلند پایہ قادر الکلام شاعر تھے۔ "بدرگاہ ذیشان خیر الانام" والا نعتیہ قصیدہ آج بھی عاشقان رسول ﷺ کو راحت و تسکین عطا کرتا ہے اور ہر پیر و جواں کے لب پر ہے۔ شعر و ادب کی غیر معمولی استعدادیں امین احمد کو ورثے میں ملی تھیں۔ امین بھائی سائنس کے خشک مضامین پڑھتے تھے لیکن میں نے اس دور طالب علمی میں ان کے پاس میر، نظیر اکبر آبادی، اصغر گونڈوی، فانی بدایونی اور جگر مراد آبادی کے مجموعہ ہائے کلام دیکھے بلکہ انہوں نے مجھے بھی پڑھنے کی تحریک کی اور اس طرح "جمال ہم نشیں در من اثر کرد" امین بھائی خود بھی اچھے شاعر تھے اور اس سے زیادہ اچھے سخن فہم۔ کالج میگزین "المنار" کے لئے عند الطلب مزاحیہ اور سنجیدہ ہر طرح کا منظوم کلام عنایت کرتے رہتے۔ کبھی کبھی سلسلہ کے اخبارات و جرائد کو بھی کلام بھجوا دیتے لیکن ان کی طبیعت پر بے نیازی غالب تھی۔ امید نہیں کہ انہیں کبھی اپنے کلام کو محفوظ کرنے کا خیال آیا ہو۔ البتہ ایک قابل قدر کام وہ کر گئے۔ حضرت میر صاحب کا مجموعہ کلام "بخار دل" عرصہ سے نایاب تھا۔ احقر نے ایک نسخہ پیش کیا۔ ان کی محنت اور توجہ سے وہ ترتیب نو کے ساتھ شائع ہوا۔ نقش ثانی، نقش اول سے ہر لحاظ سے بہتر تھا۔

کچھ عرصہ تک وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں استاد کے طور پر متعین رہے۔ ان دنوں میاں ادریس بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ایک یادگار دور تھا۔ سید امین احمد استاد کی حیثیت سے بڑے کامیاب رہے۔ دور حاضر کی مادیت پرستی تمام اعلیٰ اخلاق کو چاٹ چکی ہے۔ تدریس کا مقدس پیشہ بھی اس سیلاب کے سامنے نہیں ٹھہر سکا۔ آج بہت کم اساتذہ ایسے ہیں جو عملاً اس صداقت کے قائل ہیں کہ۔

شیخ مکتب ہے اک عمارت گر
اس کی صنعت ہے روحِ انسانی

نصابی مضامین کی تدریس کے ساتھ ساتھ طلبہ کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت و اصلاح کے لئے امین بھائی خاص طور پر کوشاں رہے اور ہمیں بھی تحریک و تلقین کرتے رہتے۔ اس جذبے کے تحت ان دنوں عاجز نے سکول کی آخری کلاس کو "درثمین" سبقاً پڑھانا شروع کی۔ وہ جوش و خروش کا ایک عجیب دور تھا۔ اس کے محرک سید امین احمد تھے۔

سکول سے ان کی وابستگی کے دنوں کا ایک اور واقعہ یاد آیا ہے۔ ایک مرتبہ انسپکشن کے سلسلے میں ڈسٹرکٹ یا ڈویژنل انسپکٹر کی آمد متوقع تھی۔ فزکس، کیمسٹری اور فزیالوجی ہائیجین کے مضامین کی تدریس کے لئے ایک مشترکہ تجربہ گاہ یعنی "لیبارٹری" تھی جس میں سائنسی آلات، کیمیائی مرکبات اور ماڈل وغیرہ کافی تعداد اور مقدار میں موجود تھے۔ بہت کم سکولوں میں اتنا ساز و سامان ہوگا۔ امین احمد نے تجویز دی کہ ہر الماری پر سامان کی نوعیت کے پیش نظر اچھی اردو میں نام اور اصطلاحات وغیرہ لکھی جائیں۔ اس کام کے لئے صرف ایک دو دن ہی ملے تھے۔ چنانچہ اصطلاحات تلاش کی گئی ہیں اور بنائی گئیں بلکہ رات بھر جاگ کر یہ اصطلاحات الماریوں پر لکھوائی گئیں۔ ایک شیشے کی الماری میں انسانی ڈھانچہ کاسہ سر سے معلق تھا۔ اس کا نام "ڈھانچہ" انہیں پسند نہ آیا کہ یہ تو خوانچہ فروشوں کی زبان ہے چنانچہ "ہیکل استخوانی" پر اتفاق ہوا۔ اس دتجگے کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ عزم بالجزم ایسا تھا کہ وہ جس کام کے کرنے کا ارادہ باندھ لیتے بس یوں سمجھئے کہ وہ ہو گیا۔

مجھے بیرون ملک تدریس کا کوئی خاص شوق نہ تھا۔ سیرالیون میں جماعتی درسگاہ میں چند اساتذہ کی ضرورت کا اعلان ہوا۔ سید امین احمد نے میرا نام بھی تجویز کیا۔ اس تحریک کے نتیجے میں 1967ء میں مجھے سیرالیون بھجوایا گیا۔ انہوں نے دم رخصت کوئی ایسی دعا دی کہ پھر سیرالیون ہی میرا وطن ثانی بن گیا۔ یوں تو تین دہاکوں کے طاقچوں پر یادوں کے ان گنت چراغ روشن ہیں لیکن نور میں نہائے اور سرور میں ڈوبے ہوئے لمحات وہ ہیں جب اس سرزمین پر اس درویش کو سلسلہ عالیہ کے دو خلفائے عظام کی دست بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ ارض بلال سے وابستہ اپنی کتاب زندگی سید امین احمد کے نام معنون ہے!

سید امین احمد اگر ڈاکٹر بنتے تو ایک لاجواب، ہمدرد اور شفیق معالج ہوتے۔ اگر تدریس کے پیشے میں رہتے تو ایک ایسا استاد ہوتے جس کی قابلیت اور تدریسی و تربیتی استعدادوں کی لوگ مثال دیتے۔ جلد ہی وہ بینکنگ کی فیلڈ میں چلے گئے۔ اور ایک خندہ رو۔ خوش گلو، مخلص، اور امین افسر ثابت ہوئے۔

شاید یہ ربط محبت کا احساس محرومی ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ امین بھائی قبل از وقت رخصت ہو گئے ہیں۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ کوئی بھی قبل از وقت رخصت نہیں ہوتا۔ اس کائنات کا ہر شخص حی و قیوم اور محیی و ممیت کے حکم پر داعی اجل کو لبیک کہتا ہے۔ ایک خلیق، متواضع، زندہ دل، علم دولت، اور اعلیٰ اخلاق و اقدار کے حامل دوست کی مفارقت ایک نہایت تلخ اور الم انگیز تجربہ ہے۔ مجھے ایسا دھچکا کافی عرصہ پہلے شفیق قیصر مرحوم کی وفات پر لگا تھا۔ اب اس عزیز کی وفات سے وہ پرانے زخم پھر ہرے ہو گئے ہیں۔ کسی کا یہ شعر اپنی حالت کا ترجمان ہے۔

رخصت ہوئے ہیں بزم شبانہ کے ہم نشیں
تنہا کھڑا ہوں صورتِ نجمِ سحر اداس

سید امین احمد مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور جنت الفردوس میں آسودگی کے لئے احباب اور مخلصین سے دعا کی عاجزانہ استدعا ہے۔

☆......☆......☆......☆

عبد الحمید- چوہدری

ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر اشفاق احمد کا خراج تحسین

پاکستان میں ایٹمی توانائی کا ایک معمار

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام

میرے بڑے بھائی پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے مشورہ پر صدر پاکستان محمد ایوب خان نے ڈاکٹر عشرت حسین عثمانی کو پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کا ممبر نامزد کیا تھا۔ پھر ڈاکٹر نذیر احمد کے سبکدوش ہونے کے بعد انہیں کمیشن کا چیئرمین مقرر کیا۔ اس طرح ڈاکٹر عثمانی اور بھائی جان کے درمیان ایک مثالی دوستی کی بنیاد کا آغاز ہوا۔

ان دونوں نے مل کر پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کو دنیا کے نقشہ پر لا کھڑا کیا۔ 1958ء میں پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن اور سائنٹیفک کمیشن کا ممبر بننے کے بعد بھائی جان نے پاکستان میں سائنس کی تنظیم خصوصاً سائنسدانوں کو تربیت دینے اور سائنس کی ترویج و ترقی کی کوششوں کو تیز تر کر دیا۔ انہوں نے جس کام کو اولیت دی وہ سائنسدانوں اور سائنس سے متعلقہ انجینئروں اور ٹیکنیشنوں کی بیرون ملک اعلیٰ تعلیم تھی۔ علاوہ ازیں بھائی جان اور ڈاکٹر عثمانی نے پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے سائنسدانوں، نیوکلیر انجینئروں، ریاضی دانوں، زراعت اور بیالوجی وغیرہ میں بیرون ممالک تعلیم و تربیت کے لئے ایک وسیع اور جامع پروگرام مرتب کیا۔ بھائی جان نے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے بہت سے غیر ممالک سے فنڈ اور گرانٹس (Grants) حاصل کیں جن سے پاکستان ایٹمی توانائی کے اولین پانچ صد سے زائد نوجوانوں کو اپنی اپنی فیلڈ میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لئے بھجوایا۔ انہیں نوجوانوں نے پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کو سنبھالا۔ یقیناً موجودہ کام کرنے والوں میں اس وقت کے تیار کردہ سائنسدان ہوں گے۔

Development of human resources

کا یہ ایسا کام تھا جسے پاکستان رہتی دنیا تک بھلا نہیں سکتا۔

پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے موجودہ چیئرمین ڈاکٹر اشفاق احمد جو بھائی جان کے زیر سایہ اس عہدہ تک پہنچے۔ انہوں نے کمیشن کے سہ ماہی مجلہ "دی نیوکلیس" جلد 33 شمارہ 1-2 (1996ء) جو بھائی جان کے سترویں جنم دن کے موقعہ پر شائع کیا تھا۔ میں اپنے مضمون جس کا عنوان تھا۔

"Dr Salams's Contribution in the development of Science and technology in Pakistan"

(پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترویج میں ڈاکٹر سلام کا حصہ) میں لکھا۔

Prof Salam is one of the main architects of whatever modern science exists in Pakistan today"'

ترجمہ (پاکستان میں آج جتنی بھی سائنس پائی جاتی ہے۔ پروفیسر سلام اس کے معماروں میں سے ہیں)

پھر انہوں نے لکھا۔

A vital contribution of prof Salam was induction of DR. I.H USmani as a Member of Atomic Energy Commission and Later its Chairman"

ترجمہ

• (پروفیسر سلام کا سب سے اہم کام ڈاکٹر آئی۔ ایچ عثمانی کو پہلے اٹامک انرجی کمیشن کا ممبر اور بعد میں اس کا چیئرمین مقرر کرانا تھا)

پھر ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب نے صفحہ 2 پر اپنے مضمون میں تحریر کیا۔

ڈاکٹر عثمانی نے چیئرمین بننے کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا کہ انہوں نے تقریباً پانچ صد ماہرین طبیعات، ریاضی دانوں، ہیلتھ سائنسدانوں اور بیالوجسٹس کو بیرون ممالک بھجوانے کا پروگرام مرتب کیا۔ سلام نے ڈاکٹر عثمانی کی اس کام میں نہ صرف معاونت کی بلکہ انہوں نے اس پروگرام کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ان تمام سائنسدانوں اور انجینئروں کو یو۔ ایس اور یو کے کی بہترین عملی درسگاہوں میں داخلے دلائے۔"

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب وصحت

سید ظہور احمد شاہ صاحب

یرقان اور اس کا علاج

تیس کروڑ افراد اس کا شکار ہیں

ہیپاٹائٹس جس کو عرف عام میں یرقان کہا جاتا ہے سوزش جگر کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یرقان اس کی صرف ایک قسم ہے جبکہ ہیپاٹائٹس کی بہت سی قسمیں ہیں جن کو اے۔ بی۔ سی ڈی اور ای کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے

علامات لیکن ان سب کی ابتدائی علامات ایک جیسی ہی ہوتی ہیں مثلاً مریض تھکاوٹ محسوس کرتا ہے۔ متلی کا شکار ہو جاتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے اور بعض دفعہ جسم میں درد بھی محسوس کرتا ہے دراصل یہ بیماری کی ابتدا ہوتی ہے جس کے بعد باقاعدہ طور پر یرقان حملہ آور ہو جاتا ہے جس میں مریض کی آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں۔ پیشاب کی رنگت بھی زرد ہو جاتی ہے۔

احتیاط اس کا علاج اگر ٹھیک طور پر کیا جائے تو مریض کو بیماری سے آرام آ جاتا ہے۔ لیکن آرام آ جانے کے باوجود مریض کو چاہئے کہ کافی عرصے تک آرام کرے گھر والوں کو چاہئے کہ یرقان کے مریض کا تولیہ کپڑے اور برتن علیحدہ کر دیں تاکہ ان کے ذریعے دوسرے تندرست اہل خانہ کو یہ بیماری نہ لگ سکے۔ مریض چکنی چپڑی۔ تلی ہوئی خوراک سے پرہیز کرے اور کاربوہائیڈریٹ والے کھانے (میٹھی اشیا) استعمال کرے۔ گنے کا رس اس مرض میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ جوں جوں مریض بہتر ہوتا جائے۔ آہستہ آہستہ اپنی مصروفیت اور کام بڑھاتا جائے لیکن پھر بھی محتاط رہے اور یکدم جسم پر غیر ضروری بوجھ نہ ڈالے اور زیادہ آرام کرے۔ حتیٰ کہ پوری طرح خطرہ دور ہو جائے۔

سب سے خطرناک قسم ہیپاٹائٹس وائرس کی وجہ سے پھیلتا ہے۔ اس کی تمام قسموں میں سے عام طور پر زیادہ لوگ ہیپاٹائٹس بی کا شکار ہوتے ہیں۔ لیکن یہ سب سے شدید اور خطرناک قسم ہے پاکستان اور جنوب مشرقی ایشیا کے بہت سارے دوسرے ممالک میں یہ وائرس ہیپاٹائٹس' یرقان اور دیگر جگر کی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔

ہیپاٹائٹس بی۔ انسانوں سے انسانوں تک پھیلتا ہے۔ دنیا بھر میں ایک اندازے کے مطابق تیس کروڑ سے زائد افراد کے جسم میں یہ وائرس موجود ہے۔ اور یہ تمام لوگ اس کے مزید پھیلاؤ کا سبب بن سکتے ہیں۔ ہر سال دس سے بیس لاکھ انسان تمام دنیا میں اس وائرس کی وجہ سے موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔

اسباب اس کے اسباب میں مندرجہ ذیل باتیں جاننا ضروری ہے تاکہ ان کا سدباب کیا جا سکے۔

(1) ایک ہی سرنج کو بار بار استعمال کرنے سے یہ وائرس ایک مریض سے دوسرے مریضوں تک پھیل سکتا ہے۔ بہت سارے بے ضمیر لوگ مختلف ہسپتالوں' کلینکوں وغیرہ سے استعمال شدہ سرنجیں اکٹھی کر لیتے ہیں اور ان کو دوبارہ پیک کر کے فروخت کر دیتے ہیں لہٰذا ہر انجکشن میں نئی سرنج استعمال کی جانی چاہئے اور سرنج خریدتے وقت اس بات کا یقین کر لیں کہ وہ کسی معیاری کمپنی کی ہو اور اس کی پیکنگ وغیرہ صحیح ہو۔

(2) ہیئر ڈریسرز یعنی حجاموں کے تولئے استرے اور دیگر اوزار بھی اگر کسی جراثیم کش محلول میں بار بار صاف نہ کئے جائیں تو وہ بھی اس بیماری کے پھیلانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

(3) اگر کسی کو انتقال خون کی ضرورت پیش آئے تو خون لینے سے پہلے اس شخص کا اس وائرس کے لئے خون ٹسٹ کروا لینا چاہئے۔ کیونکہ اس وائرس کے پھیلنے کا اہم ترین ذریعہ انتقال خون ہے اسی طرح جنسی اختلاط بھی اس وائرس کے ذریعے اس بیماری کے پھیلانے کا موجب بن سکتا ہے۔

(4) لڑکیوں کے کان اور ناک چھدوانے والی جراثیم آلودہ سوئیاں بھی ایک ذریعہ ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ شہروں میں اپنے جسم پر (Tatooing) یعنی نام وغیرہ کندہ کراتے ہیں یہ بھی اس وائرس کے پھیلاؤ کا سبب بن سکتا ہے۔

(5) اگر حاملہ ماں کو یہ بیماری لاحق ہے تو بچے کو بھی پیدائش پر اس بیماری کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

(6) گندے یا آلودہ پانی کے استعمال کی وجہ سے بھی اس کا خطرہ موجود رہتا ہے۔ اس لئے پانی ہمیشہ ابال کر پینا چاہئے کہ تاکہ جراثیم سے پاک ہو جائے۔

ایک اور قسم ان ہیپاٹائٹس کی قسموں کے علاوہ ایک اور قسم ہے جس کو کرانک ہیپاٹائٹس کا نام دیا گیا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب مریض کا مدافعتی نظام جسم سے پوری طرح وائرس کو نہ نکال سکے۔ ایسی صورت میں جگر کے خلیات میں وائرس موجود رہتا ہے۔ اور اس کو نقصان پہنچاتا رہتا ہے۔ اور بعض دفعہ کرانک ہیپاٹائٹس جگر کے کینسر میں بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کا علاج اب "Introm-a" کے انجکشن سے کافی حد تک آسان ہو گیا ہے لیکن بغیر مستند ڈاکٹر کے ان انجکشنوں کا استعمال نہ کریں۔

کرانک ہیپاٹائٹس کے مریض اگرچہ روزمرہ کے ہلکے کام کر سکتے ہیں لیکن ان کو زیادہ تھکاوٹ والے کاموں سے پرہیز ضروری ہے۔ فضول تھکنے سے بہتر ہے کہ زیادہ سے زیادہ آرام کریں۔

پرہیز ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کے لئے چاہئے کہ صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ پینے والا پانی صاف اور ہر قسم کی آلودگی سے پاک ہو اور زیادہ مناسب ہے کہ ابال کر پیا جائے۔ مصالحہ دار اور تلی ہوئی خوراک سے پرہیز کریں اور سادہ غذا استعمال کریں۔

لیکن اس سے بھی زیادہ کرنے کا کام حکومت اور طبی اداروں کا ہے کہ ہسپتالوں میں کام کرنے والے عملے جیسے ڈاکٹرز۔ نرسیں۔ دندان ساز۔ لیبارٹریوں اور بلڈ بینکوں میں کام کرنے والے عملے کو ہیپاٹائٹس کے حفاظتی انجکشن لگوائے جائیں۔

اجتماعی پروگرام اسی طرح حکومت کو چاہئے کہ پولیو سے بچاؤ کے پروگرام کی طرح "اینٹی ہیپاٹائٹس" پروگرام شروع کرے جس میں نہ صرف عوام کو اس مرض کے متعلق آگاہی دی جائے۔ بلکہ انہیں حفاظتی انجکشن بھی مفت یا برائے نام فیس پر لگائے جائیں۔ اور خاص طور پر ایسی مائیں جن کے جسم میں ہیپاٹائٹس کا وائرس موجود ہو ان کو اس سے بچاؤ کے ٹیکے ضرور لگوائے جائیں۔

ویکسین اب اس بیماری کے حفظ ماتقدم کے طور پر ایک ویکسین بھی تیار کی جا چکی ہے۔ اس کا استعمال 95 سے 98 فی صد تک تحفظ فراہم کرتا ہے۔ یہ ویکسین انتہائی محفوظ ہے اور اس کے استعمال سے کسی بھی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ یہ ویکسین تین انجکشنوں کی صورت میں دی جاتی ہے۔ پہلے انجکشن کے ایک ماہ بعد دوسرا انجکشن اور پھر چھ ماہ کے بعد تیسرا انجکشن ضروری ہے۔ اگر پانچ سال کے بعد چوتھا انجکشن بھی لگوا لیا جائے۔ تو باقی ماندہ زندگی اس مرض سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ از حد ضروری ہے کہ ان حفاظتی انجکشنوں کا استعمال کسی مستند ڈاکٹر کی زیر نگرانی کیا جانا چاہئے۔

000

عالمی منظر

لئیق اقبال

فیڈرل جرمنی کے انتخابات

27- ستمبر کو فیڈرل جرمنی میں ہونے والے انتخابات میں سوشل ڈیموکریٹ گرہارڈ شروڈر نے چانسلر ہلمٹ کوہل کو شکست دے کر نئے جرمنی کے نئے چانسلر بننے کا اعزاز حاصل کر لیا ہے۔

شروڈر کی سوشل ڈیموکریٹ پارٹی (SPD) کو اس الیکشن میں 40ء9 فی صد ووٹ ملے اور کرسچین ڈیموکریٹ پارٹی کو 35ء2 فی صد ووٹ ملے اور کوہل کی اتحادی پارٹی ایف۔ ڈی۔ پی کو 6ء4 فی صد ووٹ ملے۔ شروڈر کی اتحادی پارٹی گرینز کو 6ء6 فی صد ووٹ ملے شروڈر اب اپنی اتحادی پارٹی کے ساتھ مل کر آسانی سے حکومت بنا سکتے ہیں۔

اس الیکشن کے نتائج کی رو سے ہلمٹ کوہل کا 16 سالہ دور حکومت اپنے اختتام کو پہنچا اور شروڈر کوہل کی جگہ نئے چانسلر ہوں گے۔

اس الیکشن میں ایسٹ جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی کو صرف 5 فیصد ووٹ ملے۔ اور دائیں بازو کی غیر اہم پارٹیوں کو 5ء0 فیصد جس کا مطلب یہ ہے کہ ان پارٹیوں کو کوئی اہمیت نہ مل سکے گی اور شاید وہ پارلیمنٹ میں داخل ہی نہ ہو سکیں۔

نئے بننے والے چانسلر گرہارڈ شروڈر 1944ء میں پیدا ہوئے۔ ابھی انہیں دنیا میں آئے ہوئے چند روز ہی ہوئے تھے کہ ان کے والد رومانیہ میں ایک لڑائی میں مارے گئے۔ بچپن انہوں نے اپنی ماں کے ساتھ گذارا جو کہ ایک محنت کش عورت تھی۔ اس نے اپنی اور اپنے بیٹے کی پرورش کے لئے دوسرے لوگوں کے گھروں میں صفائی کا کام بھی کیا۔ مالی مشکلات کی وجہ سے وہ نوعمری میں ہی سکول چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ لیکن انہوں نے ہمت نہ ہاری اور ایک دکان میں ملازمت اختیار کر لی۔ اور ساتھ ہی رات کے سکول میں اپنی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور اپنی استقامت اور محنت شاقہ سے یونیورسٹی سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔

انہوں نے سیاست میں حصہ لینا شروع کیا اور اس میں انہیں کامیابی ہوئی۔ وہ پہلی دفعہ 1980ء میں پارلیمنٹ کے رکن بنے اس کے بعد 1990ء میں وہ اپنی آبائی ریاست کے وزیر اعلیٰ بنے۔

ہلمٹ کوہل جو اگرچہ اس دفعہ پانچویں بار اپنا یہ اعزاز برقرار نہ رکھ سکے۔ لیکن ان کا نام جرمنی کی تاریخ میں ایک علیحدہ مقام کا حامل ہے۔ یورپی اتحاد کے لئے انہوں نے جس محنت اور استقامت سے جدوجہد کی اسی وجہ سے آج یورپ ایک طاقت کے طور پر سامنے آ رہا ہے جو جلد ہی امریکہ سمیت تمام اقتصادی یونٹوں میں ایک ممتاز مقام حاصل کر لے گا۔ اور جب ایسا ہوا تو ہلمٹ کوہل کا نام سب سے پہلے لیا جائے گا۔

جنگ عظیم دوئم کے شروع ہونے کے وقت ہلمٹ کوہل کی عمر صرف 9 سال تھی۔ ان کے بڑے بھائی جنگ میں مارے گئے تھے۔ جس کا اثر ان کی طبیعت پر بہت زیادہ تھا۔ جہاں ان کا ذاتی المیہ بھی کوئی کم نہ تھا۔ لیکن جو بری حالت جرمنی کی اس وقت ہو چکی تھی وہ ناقابل بیان تھی۔

اس وقت ہلمٹ کوہل نے اپنی ذاتی مشکلات اور حالات کو پس پشت ڈالتے ہوئے جرمنی کی تعمیر نو میں اپنا کردار ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انہوں نے 16 سال کی عمر میں کرسچین ڈیموکریٹک پارٹی میں شمولیت اختیار کی اور 39 سال کی عمر میں اپنی آبائی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

قرارداد تعزیت بروفات مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت ہائے اسلام آباد ضلع و شہر

○ جماعت احمدیہ اسلام آباد کے جملہ اراکین کا یہ اجلاس منعقدہ 11- ستمبر 1998ء اپنے امیر مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم اور گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

آپ کا تعلق ایک نیک اور دیندار گھرانے سے تھا۔ آپ کے والد مکرم محمد عزیزالدین صاحب اور دادا مکرم مولوی محمد وزیرالدین صاحب دونوں رفقا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تھے۔

مرحوم کی جماعت احمدیہ اسلام آباد کے ساتھ وابستگی ایک لمبے عرصہ پر محیط ہے۔ وہ اپریل 1991ء میں قائمقام امیر مقرر ہوئے۔ اور جولائی 1992ء سے تاوفات امارت کی ذمہ داریاں ان کے کندھوں پر رہیں۔

امارت کی ذمہ داریوں سے پہلے عرصہ سات سال (1984ء تا1991ء) آپ نائب امیر رہے اس سے قبل کچھ عرصہ بحیثیت سیکرٹری رشتہ ناطہ اور سیکرٹری امور عامہ بھی کام کرتے رہے۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت حلیم طبع اور شفیق انسان تھے۔ جماعت کے کاموں کے لئے اپنا تمام تر وقت وقف کر رکھا تھا۔ انتظامی اور مالی امور کا خاص ملکہ رکھتے تھے۔ حکومت پاکستان کے اعلیٰ عہدہ یعنی فنانشل ایڈوائیزر محکمہ مالیات سے 1975ء میں ریٹائر ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ U.N.O کے فنانشل ایڈوائیزر کے طور پر سیرالیون' نائیجیریا' اور عمان میں کام کیا۔ جنوری 1997ء سے مرکزی فنانس سیٹڈنگ کمیٹی ربوہ کے رکن مقرر ہوئے۔

انتہائی مشکل لمحات میں بھرپور ہمت اور حوصلہ دکھانا ان کی خصوصیت تھی۔ ان کی کوششوں سے جماعت احمدیہ اسلام آباد نے ایک خاص مقام حاصل کیا۔ مالی ٹارگٹس کو پورا کرتے رہے۔ اور اسلام آباد جماعت کو چندوں کے میدان میں صف اول میں لے آئے تھے۔ اس طرح دعوت الی اللہ میں نمایاں کامیابی حاصل کیں ان کے دور میں بیت الذکر کی مرمت وغیرہ کے سلسلہ میں کافی پیش رفت ہوئی اسی طرح احمدیہ قبرستان کے لئے حصول قطعہ اراضی اور اس میں سہولیات کی فراہمی ان کی توجہ کے حامل رہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم شیخ نصیر احمد صاحب دار العلوم غربی ربوہ کے بڑے بھائی مکرم شیخ سفیر الدین بابر صاحب جرمنی میں بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم انتصار احمد صاحب نذر استاذالجامعہ لکھتے ہیں۔

کہ خاکسار کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کا 8- اکتوبر 1998ء کو پیٹ کی رسولی کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہو رہا ہے۔ جملہ احباب کرام سے خصوصی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اپریشن کے دوران اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

○ مکرم مولانا محمد دین صاحب مربی سلسلہ (سندھ ہومیو پیتھک) بیمار ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

○ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر) ایک ماہ سے بیمار ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

نکاح

○ مکرم عدنان مامون احمد صاحب حال ساکن ہالینڈ ابن مکرم شیخ مامون احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ بیت الاحد اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح عزیزہ مریم بنت مکرم محترم ڈاکٹر عبدالواسع صاحب آف دوڑ ضلع نواب شاہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار گلڈرز پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ 27- ستمبر بروز اتوار بعد نماز عصر بیت مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے فریقین اور جماعت کے لئے انتہائی بابرکت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترمہ خیرالنساء بیگم صاحبہ مرحومہ

○ محترمہ فضیلت جہاں بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ حلقہ راجگڑھ لاہور لکھتی ہیں۔

میری بھتیجی عزیزہ خیرالنساء بیگم صاحبہ 31- اگست 1998ء کو لاہور میں وفات پا گئیں مرحومہ بعارضہ کینسر قریباً دو سال بیمار رہیں بیماری کا یہ عرصہ بڑے صبر سے گذارہ تھا خدا کے فضل سے موصیہ تھیں اس لئے اسی روز ربوہ لے جا کر بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی تھی آپ چوہدری عبدالمومن خان صاحب کاٹھگڑھی کی بڑی بیٹی اور عبدالمغنی خاں زاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ 1953ء میں ان کی شادی چوہدری عبدالوہاب خان صاحب سے ہوئی تھی۔ بڑی خوش اخلاق ملنسار پابند صوم و صلوۃ تھیں۔ 1995ء میں اپنے حلقہ راجگڑھ لاہور کی سیکرٹری مال منتخب ہوئیں تھیں عرصہ 20 سال اپنا یہ فرض خوب نبھایا۔ دعوت الی اللہ کا بھی بہت شوق تھا۔ خدمت دین کا یہ جذبہ ورثہ میں پایا تھا مرحومہ کے دادا جان حضرت چوہدری عبدالسلام خان صاحب کاٹھگڑھی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تھے انہوں نے 1903ء میں بیعت کی تھی اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے شیدائیوں میں سے تھے۔ پہلے اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی ہوئے پھر اپنے اثر رسوخ اور خدمت خلق سے ایک فعال جماعت قائم کرلی تھی۔ وہ بہت بڑے داعی اللہ تھے ہروقت دین کے کاموں میں لگے رہتے تھے۔ ان کی اچھی تربیت کا ہی نتیجہ تھا کہ ساری اولاد اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی شیدائی رہی۔ مرحومہ کے والد صاحب بھی بڑے نیک اور تہجد گذار تھے پانچ وقت بیت میں جا کر نماز ادا کرنی خواہ کتنا ہی ضروری کام ہو وہ بھی خدا کے فضل سے موصی تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خیرالنساء بیگم صاحبہ کی مغفرت کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہم سب لواحقین کو صبر کی توفیق دے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ FAST انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس نے کراچی۔ لاہور اور اسلام آباد میں واقع ادارہ میں تین سالہ B.CS میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ پراسپکٹس 15- اکتوبر سے تمام شاخوں سے دستیاب ہوں گے۔ -/500 کے عوض یا بذریعہ ڈرافٹ -/600 روپے ارسال کرکے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31- اکتوبر 98ء ہے۔ داخلہ سے قبل رجحان ٹیسٹ ہوگا جو انگریزی (15%)۔ IQ (25%)۔ F.sc میتھ (60%) پر مشتمل ہوگا۔

کراچی۔ سٹریٹ 4- سیکٹر D- 17 شاہ لطیف ٹاؤن۔ فون:- 5013846 -5017012

لاہور- B 852- فیصل ٹاؤن- فون:- 5165680-3

اسلام آباد- 4 بازار روڈ 4- G/6- فون:- 828495

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ علی انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن نے پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ (پرائمری ایجوکیشن) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں کم از کم گریجویٹ ہونا لازمی ہے۔ فارم وغیرہ کے لئے 15- اکتوبر 98ء تک ادارہ واقع فیروز پور روڈ نزد گلاب دیوی ہسپتال فون 5882913-852023 پر رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نیورو سرجن کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر نفیس احمد صاحب حامد نیورو سرجن مورخہ 98-10-11 کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ زوجہ شیخ نظام الدین صاحب آف لاہور وصیت نمبر 21667 نے کراچی سے 1974ء میں 18- ریٹی گن روڈ لاہور کا پتہ لکھوا کر وصیت کی تھی۔ موصیہ صاحبہ عدم رابطہ ہیں۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو براہ کرم دفتر سیکرٹری مجلس کارپرداز کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 6

ریاست راٹن لینڈ کے وزیر اعلیٰ مقرر ہوئے۔ 1982ء میں 52 سال کی عمر میں انہوں نے جرمنی کے چانسلر کے لئے انتخابات میں کامیابی حاصل کی۔ اور اس کے بعد چار دفعہ مسلسل انتخابات جیت کر ایک ریکارڈ کامیابی حاصل کرتے رہے۔ اس عرصہ میں جرمنی کے لئے انہوں نے کارہائے نمایاں کئے اس وجہ سے ہلمٹ کوہل اور جرمنی لازم و ملزوم بن گئے۔ درحقیقت ان کی اس انتخاب میں شکست جرمنی کے ایک زریں باب کا خاتمہ کہا جاسکتا ہے۔

کوہل کی عمر اس وقت 68 سال ہے وہ 16 سال تک مسلسل جرمنی کے چانسلر رہے ہیں۔ انہوں نے کرسچین ڈیموکریٹک پارٹی (CDU) کی 25 سال تک قیادت کی ہے۔ اور ایک طرح سے ان کو آج کے ماڈرن جرمنی کا بانی کہا جاسکتا ہے۔ وہ جرمنی میں بابائے قوم مانے جاتے ہیں اور جرمنی سے باہر ایک قابل بھروسہ اور ذمہ دار لیڈر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔

جنگ عظیم دوئم کے بعد بننے والے تمام چانسلروں میں سب سے زیادہ لمبے عرصے تک انہوں نے یہ اعزاز برقرار رکھا۔

ان کے محبوب لیڈر اور ان سے پہلے چانسلر کونارڈ ایڈی نیر نے 14 سال تک اپنا عہدہ برقرار رکھا جبکہ ہلمٹ کوہل نے 16 سال تک اپنا یہ عہدہ برقرار رکھ کر ایک ریکارڈ قائم کردیا۔ اگر اس دفعہ بھی وہ یہ انتخابات جیت جاتے تو وہ بسمارک کو بھی پیچھے چھوڑ جاتے جو کہ جرمنی کے سب سے لمبے عرصے تک چانسلر رہے۔

بہرحال اب ہلمٹ کوہل کا دور ختم ہوچکا اور شروڈر ان کی جگہ جرمنی کے چانسلر بنیں گے اور وہ کس طرح اپنا مقام بناتے ہیں یہ وقت ہی بتائے گا۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 7- اکتوبر- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
8- اکتوبر- غروب آفتاب 5-47
9- اکتوبر- طلوع آفتاب 6-06

عالمی خبریں

جنگ کی تیاری

طالبان نے احمد شاہ مسعود کے آخری بچے کھچے دستوں کے خلاف بڑی جنگ کی تیاری شروع کردی ہے جبکہ احمد شاہ مسعود نے بھی کابل پر حملہ کے لئے 5 ہزار لشکری جمع کرلئے ہیں دریں اثنا احمد شاہ مسعود نے کہا ہے کہ وہ کبھی افغانستان سے فرار نہیں ہونگے بلکہ طالبان کے خلاف مسلسل لڑتے رہیں گے۔

ایرانی صدر کے حامی نااہل

ایران کی انتخابی کونسل نے ایران کے صدر محمد خاتمی کے حامی اکثر امیدواروں کو مجلس ماہرین کے الیکشن کے لئے نااہل قرار دے دیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق صدر خاتمی نے انتخابی کونسل کے اس فیصلے پر اظہار تشویش کیا ہے۔

طالبان کے خلاف ایرانی کارروائی

بی بی سی کے مطابق ایرانی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اگر طالبان نے سفیروں کے قاتل مجرمین کو سزا نہ دی تو ایرانی حکومت طالبان کے خلاف کارروائی کرے گی۔

دورہ منسوخ

امریکی صدر نے جنوبی ایشیا کے ممالک کے دورہ کو منسوخ کردیا ہے اور اس کی بجائے وہ 17 سے 22 نومبر تک ملائیشیا، جاپان اور جنوبی کوریا کا دورہ کریں گے۔

کسووو میں فوج

امریکہ کی وزیر خارجہ مسز البرائٹ نے کہا ہے کہ کسووو کے سلسلے میں کسی سمجھوتے کی ضمانت کے لئے کسووو میں امن فوج ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسووو میں بین الاقوامی سطح پر نگرانی کا کوئی نہ کوئی بندوبست ہونا چاہئے۔ جبکہ روس نے کہا ہے کہ نیٹو کے حملوں سے کسووو کا مسئلہ حل نہیں کیا جاسکتا۔

بنگلہ دیش میں سیلاب

بی بی سی کے مطابق بنگلہ دیش میں سیلاب کے بعد اس کے بداثرات کی وجہ سے تیرہ ہزار سے زائد افراد معدہ کی بیماری میں مبتلا ہو گئے جن میں سے 200 افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔

دہشت گردی کیلئے خطیر رقم

امریکہ نے عراق میں سیاسی دہشت گردی کے لئے خطیر رقم مختص کردی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ عراقی صدر کی حکومت گرانے کے لئے برسرپیکار باغیوں کو 9 کروڑ 70 لاکھ ڈالر فراہم کئے جائیں گے۔ امریکہ کانگریس کی بین الاقوامی روابط کمیٹی کے چیرمین نے کہا ہے کہ صدر صدام کے برسراقتدار رہنے تک عراق پر پابندیوں کے خاتمے کا کوئی پائیدار حل نہیں نکل سکتا۔

سربیا کے جھوٹے وعدے

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ انہیں اس بات کا خدشہ ہے کہ سربیا کے صدر جھوٹے وعدے کرکے بین الاقوامی دباؤ کم کرنا چاہتے ہیں۔

عالمی اقتصادی بحران

امریکی صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ عالمی اقتصادی بحران سے نمٹنے کے ذمہ دار جی سیون ممالک ہی نہیں ہیں بلکہ ہر وہ ملک جو اس بحران کو دور کرنے میں کوئی کردار ادا کرسکتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنا کردار ادا کرے۔

ملکی خبریں

نواز جہانگیر ملاقات

سیکیورٹی کونسل کی تجویز کے بعد وزیراعظم محمد نواز شریف اور آرمی چیف جنرل جہانگیر کرامت کی ملاقات مری میں متحدہ امارات کے آرمی چیف کے اعزاز میں ظہرانہ میں ہوئی۔ شہباز شریف بھی شریک تھے۔ وزیراعظم نے شہباز شریف اور چوہدری نثار سے آرمی چیف کی تجویز پر تبادلہ خیال کیا۔

نیشنل سیکیورٹی کونسل کی حمایت

پیپلز پارٹی کے رہنماؤں سمیت اہم قومی شخصیات نے نیشنل سیکیورٹی کونسل کے قیام کی تجویز کی حمایت کردی ہے۔ سابق گورنر پنجاب مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ آرمی چیف کی طرف سے نیشنل سیکیورٹی کونسل کے قیام کی تجویز کے بعد وزیراعظم نواز شریف کو رضاکارانہ طور پر مستعفی ہو جانا چاہئے ورنہ انہیں گرفتار کیا جاسکتا ہے۔ سابق صدر فاروق لغاری کی ملت پارٹی، خاکسار تحریک اور جناح لیگ نے بھی نیشنل سیکیورٹی کونسل کی حمایت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے اس تجویز کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ فوج اپنے پیشہ وارانہ فرائض پر توجہ دے۔

مسلم لیگ کا اجلاس

وزیراعظم محمد نواز شریف نے قومی اسمبلی میں مسلم لیگ اور اس کی اتحادی جماعتوں کی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس جمعرات کو طلب کرلیا ہے۔ جس میں نیشنل سیکیورٹی کونسل کی تجویز اور پندرھویں آئینی ترمیم سے متعلق امور زیرغور آئیں گے۔

نشریاتی اداروں کے تبصرے

غیر ملکی نشریاتی اداروں نے نیشنل سیکیورٹی کونسل کی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ گزشتہ دس سال میں کسی آرمی چیف نے پہلی مرتبہ کھل کر حکومتی کمزوریوں کی نشان دہی کی ہے۔ وائس آف امریکہ نے کہا کہ جنرل جہانگیر کرامت نے داخلی صورتحال کے حوالے سے معنی خیز بیان دے کر ملک کے سیاسی حلقوں بالخصوص مسلم لیگ کو حیرت زدہ کردیا ہے۔ ان کا بیان حکومت کے لئے وارننگ سمجھا جاسکتا ہے۔ تہران ریڈیو کا کہنا ہے کہ پاکستان اپنی معیشت، سیاست اور سلامتی سے متعلق امور میں انتہائی مشکل حالات سے دوچار ہے۔ ان حالات میں جنرل جہانگیر کرامت کی تجویز بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

آئینی و قانونی ماہرین کی رائے

نیشنل سیکیورٹی کونسل کے قیام کی تجویز سے متعلق آئینی و قانونی ماہرین نے کہا ہے کہ آئین میں نیشنل سیکیورٹی کونسل کا ذکر ہے نہ فوج کا کوئی مشاورتی کردار ہے۔ ایسا ادارہ پارلیمنٹ کے متوازی تصور کیا جاسکتا ہے سلامتی کونسل کا مسودہ 85ء میں تیار کیا گیا تھا پھر 97ء میں رولز آف بزنس میں ترمیم کرکے نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا۔ وکلاء کی اکثریت نے نیشنل سیکیورٹی کونسل کے قیام کی تجویز کو اہم اور ضروری قرار دیا ہے۔ دی نیوز کے مطابق سیکیورٹی کونسل کی تجویز سے نواز شریف مشکل میں پڑ گئے ہیں۔ اقرار یا انکار؟ دونوں صورتوں میں وزیراعظم پھنس گئے ہیں۔ تاہم تجویز کے متعلق جلد فیصلہ ہوجائے گا۔ کیونکہ بحران زیادہ دیر کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

بی بی سی کا تبصرہ

نیشنل سیکیورٹی کونسل کے قیام کی تجویز پر بی بی سی نے اپنے تبصرہ میں کہا ہے کہ "نیا نظام" فوج کی اجتماعی سوچ ہے۔ مشورے فوج کے اس سربراہ کی طرف سے آئے ہیں جنہوں نے پورے کیریئر کے دوران مداخلت سے گریز کیا ہے۔ حکومت کے سامنے اپنی سوچ رکھنے والے جرنیل کا "براہ راست مداخلت" کا کوئی پروگرام نظر نہیں آتا موجودہ صورتحال میں وہ ماحول بن رہا ہے جو پچھلے کئی سالوں میں عوام متعدد بار دیکھ چکے ہیں۔

مارکیٹوں میں مندا

سیکیورٹی کونسل کی تجویز پر سٹاک مارکیٹوں میں مندا اور سرمایہ کاری میں 7 ارب روپے کی کمی ہوئی۔

شمس الملک کا استعفیٰ منظور

وزیراعظم نواز شریف نے چیرمین واپڈا شمس الملک کا استعفیٰ منظور کرلیا ہے۔ اور پانی و بجلی کے سیکرٹری سید شاہد حسین کو واپڈا کا اضافی چارج سونپ دیا ہے۔

پہلی وارننگ

سابق آرمی چیف جنرل (ر) اسلم بیگ نے جنرل جہانگیر کرامت کی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ فوج سیکیورٹی کونسل بنانے کا فیصلہ کرچکی ہے۔ حکومت کو پہلی وارننگ دی گئی ہے۔

لوڈشیڈنگ

چیئرمین واپڈا نے کہا ہے کہ مالیاتی بحران کی وجہ سے لوڈشیڈنگ کرنا پڑے گی۔ واپڈا کے اخراجات اس کی آمدن سے کم ہیں۔ 96-95ء میں یہ مضبوط ادارہ تھا مگر نجی کمپنیوں کے باعث بحران کا شکار ہوگیا ہے۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837 رہائش 212175

لیڈیز اینڈ جینٹس
برقعہ کی سلائی میں حیرت انگیز کمی
سادہ برقعہ /100 روپے میں
نیز برقعوں کا کپڑا بھی دستیاب ہے
بالمقابل جامعہ احمدیہ
فینسی ٹیلرز گیٹ نمبر 2 کالج روڈ ربوہ

• ریفریجریٹرز • ڈی فریزرز • ائیرکنڈیشنرز ڈیلرز • واشنگ مشین • ٹی وی
نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ چوہدری جمال بلڈنگ رتن سینما گراؤنڈ فلور لاہور
7223228
7357309

منہ کھر- سرکن- زہرباد
کے علاوہ جانوروں کی 50 امراض کا شفا بخش علاج معلوماتی رسالہ مفت بذریعہ ڈاک /5 روپے کے ٹکٹ ارسال کریں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
771 213156 FAX 4524- 212299

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز - 23 - شکور پارک ربوہ- فون نمبر : 212034
اندرون اور بیرون ملک کام آنے والے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز- تجربہ کار اساتذہ - جدید ترین Pentium کمپیوٹرز -Net work اور مکمل ائیر کنڈیشنڈ LAB - ڈپلومہ درس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ-
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے -